

شریک کئے گئے تھے۔

اس میں شبہ نہیں کہ اسلام میں ذات پات کا لحاظ نہ کرتے ہوئے مساوات کے تصورات و جسم سے اخذہ بادہ تر ان صوفیوں کے اثرات کی بنابر تبدیل مذہب عمل میں آیا جو فی الواقع زیدانت کے پیرو ہو گئے تھے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اگر کسی وقیع طریقے پر طاقت استعمال کیا گیا ہوتا تو اس ملک کی آزادی کے موقع پر مسلمانوں کی آبادی ہندوتوں کی آبادی کے ایک بڑھائی کے بلکہ نہ ہوتی۔ جہاں تک یہ بات کہی جاتی ہے کہ فیصلوں پر بلا تخفیف متوالہ نظام ہوتے رہے تو ۱۸۵۷ء میں تقریباً سارے ہندوستان نے ہبادر شاہ طفر کے محتذہ پہنچے کیوں بڑھائی کے خلاف جنگ کی؟ ان میں بلکہ بیان مرٹہ، راجپوت اور دوسروں کے لگتے ہیں کہ ملک کے نظام کو اگر رکھنا چاہتے تھے؟ ہبادر کے ملادہ ہر ایک اتفاقی اور مذہب اداہ ہوں کہ یہی ہندوستان میں دفن کیا گیا۔ انہوں نے اپنے تمام فرزانے یہیں خرچ کئے اخضیاً کہ وہ اس ملک میں وکی سکونت اختیار کر لی۔ وہ فاتحین کی حیثیت سے بیان آئیں وہ ہمارے شہر بنگلہ کی طرح یہاں رہتے تھے۔ ہندو مذہب کی اچھی ہاؤں کو اجتناب ہندوستان میں اسلام کی شکل با لکل برا آگئی۔

مرہٹوں اور سکھوں نے بالخصوص مابعد کے مغل حکمرانوں کے خلاف کئی مرتبہ بغاوت کیں ہیں ایمان کے شیعہ مسلمان نادر شاہ اور افغانستان کے سنی مسلمان احمد شاہ اور ملکی سلطنت کو بر باد کر دیا۔ کچھ مدت گذرنے کے بعد ایک معاد مذہب کے مطیے میں مرٹہ کم سے کم سو برسوں تک مغل تخت کی حیاتیت کی اور انہوں نے راجپوتانہ اور بنگال کے ہر بڑی بے رحمی سے حلے کئے۔ درحقیقت یہ الفاظ ہندو اور ہندوستانی مسلمانوں نے ہیں ہماری تہذیب و تکملہ کی ترقی میں مسلمانوں نے جو امنانے کئے ہیں وہ اس قدر زیں کہ چاری زندگی کے لامنگک جزو بن گئے ہیں بالخصوص یہ مغل حکمران ہی تھے جنہوں نے اکھنڈ بھارت کا تصور دیا۔ اور افغانستان کو اس ملک کا ایک حصہ بالیکا، انہوں ملک پر حکومت کے لئے ایک طرز حکومت رانجی کیا (افغان حکمران شیر شاہ سوری کے ٹرنسکریپٹ بوانی) اور اس ملک میں سیاسی استحکام قائم کیا اور مرکزی حکومت کے

اقدار کو قائم کیا اور مالکداری کا ایک ایسا نظام مردوج کیا جو رعایا کی فلاج و ہیود پر منی تھا۔ ہرم کا خاتمہ کر دیا اور مکن اس و امان کی لقین دہائی کی۔ یہ بڑی دلچسپی ہے کہ ہندوؤں کو رثا زندگی کی عدالت میں حاضر ہونا پڑتا تھا۔ صرف مسلمان ہی وہاں پہنچ ہوتے تھے مگر تمام معاملات پہنچا ستوں اور رسی قانون کے ذمیلے طے ہوتے تھے۔ آرٹ اور فن تعمیر اپنی موسیقی و راہاب کھانے پکانے کے طریقوں، لباسوں اور فرش پر وغیرہ میں ان کے اضافوں کی اہمیت کچھ کہنی پڑتی ہے۔

مندرجہ فارسی کو درباری زبان تسلیم کر دیا اور انہوں نے اس بات پر اصرار نہیں کیا کہ ترکی یا ان کی نہ ہبی کتابوں کی زبان عربی کو درباری زبان کی جیشیت دی جائے۔ انہوں نے ایک عام بولی کو جنم دیا جو ہندی قواعد پر بنیت تھی اور اسے اردو کے نام سے موسوم کیا جو ہندوستان میں بھکل تھا۔ یہاں کے اظہار کے لئے بہترین زبان ہے۔ یہاں تک کہ اکبر نے ایک مشترکہ نہبادیں انہی قوام کی اور بڑی حد تک صوفی ویدیا نت کے پرورد ہو گئے۔ تو جید کے تصور سے ہندو آشنا ہوتے تھے لیکن اس بات پر اسلام کے بھرپور زور نے ہمیں ہزار نوع انسان اور دنیا کے بارے میں پہنچ لائی تھی۔ لذتِ ثانی کرنے پر بمحروم کر دیا۔ بابائے ہندوستانی قومیت گروناک نے افغانوں کے آئوں و یونانوں کے ابتدا کی زلٹے میں عدم تفریق کے اپنے عقیدوں کی اشاعت کی لیکن نہ کوچھ سر نہ تھا۔ اپنی درست ہی اپنی چیلنج کیا گیا۔

یہ کہتے ہیں کہ ہمارے مندوں کی بے حرمتی کی گئی اپنی مسار کیا گیا لیکن خمال اور جنوب

کوچھ سر نہیں۔ مدد اور آج بھی برقرار ہیں۔

یہ تک کہ اور نگزیب کے ایک فریان میں جس کی نمائش بنا رہی ہے وہ نیو رسٹی کے سورجیم ہے۔ چھاتی ہے، واضح طور پر یہ کہا گیا ہے کہ: "جبکہ کسی نئے مندر کی تیمر کی اجازت دوئی جائے، دیکھنے کی قدریم مندر کو مسحار نہ کیا جائے"۔ لہذا آج یہ بات کہنا کہ ابودھیا بنا رہا ہے اور مدد اور آج بھی مدد اور کو فرقہ وارانہ کیجھتی کے لئے واپس کر دیا جائے۔ ہمارے سیکولر سوو

وں مدد اور آج بھی کوئی سر نہ کرنے کے متواتر فنا ہے۔

نہ بہت ہم سب دیکھتے ہیں۔ اسے ہندوستانی مسلمانوں نے بنایا تھا جیسی

شرک کئے گئے تھے۔

اس میں شبہ نہیں کہ اسلام میں ذات پات کا لاماظنہ کرتے ہوئے مساوات کے تصویلات کی وجہ سے اہم زیادہ تر ان صوفیوں کے اثرات کی بنا پر تبدیل مذہب عمل میں آیا جو فی الواقع ہو دیدا نت کے پیرو ہو گئے تھے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اگر کسی دینی طریقے پر طاقت کا استعمال کیا گیا ہوتا تو اس ملک کی آزادی کے موقع پر مسلمانوں کی آبادی ہندوؤں کی آبادی کے ایک جو تھائی کے برابر نہ ہوتی۔ جہاں تک ایہ بات کہا جاتی ہے کہ غیر مسلموں پر بلا تخفیف متواتر مظالم ہوتے رہے تو ۱۸۵۷ء میں تقریباً سارے ہندوستان نے بہادر شاہ طفر کے محنت کے نیچے کیوں برطانیہ کے خلاف جنگ کی؟ ان میں بلور بی، امر ہشہ، راجپوت اور دوسروں لوگ شامل تھے؟ کیا وہ مغلوں کے مظالم کو ایسی رکھنا چاہتے تھے؟۔ بابر کے علاوہ ہر ایک افغانی اور مغل بادشاہوں کو بھیسا ہندوستان میں دفن کیا گیا۔ انہوں نے اپنے تمام فرمانے بھیں خربج کئے اور اختیار کر کرہ اس ملک میں ایسی سکونت اختیار کر لی۔ وہ فاتحین کی حیثیت سے پیاسا آئے تھے لیکن وہ ہمارے شہر بول کی طرح یہاں رہتے تھے۔ ہندو مذہب کی ایجھی بائوں کو اپنا کھر ہندوستان میں اسلام کی شکل باشکل بدلتی گئی۔

مرہٹوں اور سکھوں نے بالخصوص مابعد کے مغل حکمرانوں کے خلاف کمی مرتبہ بنا و تسلیم کیا۔ یہیں بالآخر ایلن کے شیخ مسلمان نادر شاہ اور افغانستان کے سمنی سلطان احمد شاہ ابرالی نے مغلیہ سلطنت کو بردار کر دیا۔ کچھ حد تکذرنے کے بعد ایک معاوضہ کے صلے میں مرہٹوں نے کم سے کم سو برسوں تک مغل تخت کی حیات کی اور انہوں نے راجپوتانہ اور بھنگال کے ہندوؤں پر طبی بعلے رحمی سے حملہ کئے۔ درحقیقت یہ الفاظ ہندو اور ہندوستانی مسلمانوں نے یہیں دیکھیے۔ ہماری تہذیب اور تہذیل کی ترقی میں مسلمانوں نے جو اضافے کئے ہیں وہ اس قدر زیادہ ہیں کہ ہماری زندگی کے لاین فک جزو بن گئے ہیں بالخصوص یہ مغل حکمران ہی تھے جنہوں نے ہمیں اکھنڈ بھارت کا تصور دیا۔ اور افغانستان کو اس ملک کا ایک حصہ بنالیا۔ انہوں نے سارے ملک پر حکومت کے لئے ایک طرز حکومت رائج کیا (افغان حکمران شیر شاہ سوری نے گرانڈ ٹرنسکرٹ بوانی) اور اس ملک میں سیاسی استحکام قائم کیا اور مرکزی حکومت کے اصلی

اقتدار کو قائم کیا اور مالکنگاری کا ایک ایسا نظام مردوج کیا جو رعایا کی فلاج و بیسود پر مبنی تھا۔ جرم کا خاتمہ کرو دیا اور مکمل اسن و امان کی لیقین دہانی کی۔ یہ بڑی دلچسپ بات ہے کہ ہندوؤں کو شاذ و نادر ہی قاضی کی عدالت میں حاضر ہونا پڑتا تھا۔ صرف مسلمان ہی وہاں پہنچ ہوتے تھے بلکہ تمام مخالفت ہچایتوں اور رسمی قانون کے ذریعے طے ہوتے تھے۔ آرٹ اور فن تحریر فنِ موسيقی و آدابِ احکام کے پکانے کے طریقوں، لباسوں اور فربہ پر و فیرہ میں ان کے اضافوں کی اہمیت کو کم نہیں ہے۔

منذلوں نے فارسی کو درباری زبان تسلیم کر لیا اور انہوں نے اس بات پر انصراف نہیں کیا کہ تو کی یا ان کی نہ ہی کتابوں کی زبان عربی کو درباری زبان کی جیشیت دی جائے۔ انہوں نے ایک عام بلی کو جنم دیا جو ہندی قواعد پر مبنی تھی اور اسے اردو کے نام سے موسوم کیا جو ہندوستان میں آبکل تہذیب کے افہام کے لئے بہترین زبان ہے۔ یہاں تک کہ اگر نے ایک مشترک نہ ہب دین الہی قائم کیا اور بڑی حد تک صرف ویدا نتا کے پریو ہو گئے۔ تو مید کے تصور سے ہندوآشنا نہ تھے لیکن اس بات پر اسلام کے بھرپور زور نے ہیں ہی نوئی انسان اور دنیا کے بارے میں اپنے خیالات پر نظر ثانی کرنے پر مجبور کر دیا۔ بابے ہندوستانی قومیت گرونوں نے انہوں کے آخری اور مغلوں کے ابتدائی زمانے میں عدم تضاد ہوتی کے اپنے عقیدوں کی اشاعت کی لیکن نہ تو انہیں ستایا گیا اور نہ ہی اپنی چیلنج کیا گیا۔

ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے مندوں کی بھے حرمتی کی گئی اپنی مسماں کیا گیا لیکن شمال اور جنوب میں ہمارے قدیم ترین مندر آج بھی برقرار ہیں۔

یہاں تک کہ اور نگز زیبک کے ایک فرمان میں جس کی نمائش بنا رس ہندو یونیورسٹی کے مددوں میں کی جاتی ہے، واضح طور پر کہا گیا ہے کہ: "جیکہ کسی نئے مندر کی تعمیر کی اجازت نہ دی جائے، (لیکن) کسی قدیم مندر کو مسماں کیا جائے" لہذا آج یہ بات کہنا کہ ابو دھیبا، بنا رس اور مسحرا کی ان تینوں مسجدوں کو فرقہ دارانہ یکجہتی کے لئے واپس کر دیا جائے۔ ہمارے سیکورسٹوں اور قاذن کی یونیورسٹی کرنے کے مترادف ہے۔

ہاں، پاکستان ہے جسے ہم سب دیکھتے ہیں۔ اسے ہندوستانی مسلمانوں نے بنایا تھا جیہیں